



سوال

غم و پریشانی حاصل ہونے کی صورت میں طلاق طلب کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیلپنے ملک اور گھر والوں سے دوری جس نے مجھے نفسیاتی مریض بنا کر غم و پریشانی کر دیا ہے ایسا عذر ہے جس کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے کہ مجھے شادی سے قبل یہ علم تھا کہ میں شادی کے بعد اپنے ملک کے علاوہ دوسرے ملک رہوں گی

جواب

بہم قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دور و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

انسان جو غم اور پریشانی محسوس کرتا ہے وہ بعض اوقات مرض بھی ہو سکتا ہے جس کے علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلہ میں تجربہ کار اور اسپیشلسٹ افراد سے رابطہ کریں

اور بعض اوقات یہ تنگی اور غم ہو سکتا ہے جو بہت سارے امور سے زائل ہوگا مثلاً عبادت اور اللہ کا ذکر اور دعائیں اور صحیح اذکار اور نیک و صالح اعمال اور سچے کام کرنا

اس سلسلہ میں آپ سوال نمبر (22704) اور (21515) اور (100774) کے جوابات کا مطالعہ کر کے مستفید ہو سکتی ہیں

بہر حال اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوائی اور علاج نہ اتارا ہو، اس لیے یہ غم اور پریشانی کیسی بھی ہو اس کا علاج ہو سکتا ہے، اور مومن کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل اور یقین اپنائے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بکثرت سوال کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے

کیونکہ خیر و بھلائی کی نجییاں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، اور پھر کتنے ہی مومن مرد و عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے آزمائش یا بیماری پر حرام کام کا ارتکاب کیے بغیر ہی صبر و تحمل کیا، کیونکہ ایسا تو جزع فزع کرنے اور مبنغوض شخص کرتے ہیں جو اللہ کی تقدیر پر صبر نہیں کرتے، اور جو بیماری اور مشکل انہیں آتی ہے وہ اس سے کسی بھی وسیلہ اور ذریعہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے اس میں ان کے لیے دیناوی یا اخروی شقاوت و بدبختی ہی ہو

دوم :

عورت کے لیے بغیر کسی شرعی عذر و سبب کے جس کی بنا پر خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے طلاق طلب کرنا جائز نہیں، مثلاً خاوند براسلوک کرتا ہو، یا پھر بیوی خاوند سے نفرت کرتی ہو کہ وہ خاوند کا حق ہی ادا نہیں کر سکے

کیونکہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے



اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خلع لعین والیاں منافقات ہیں"

طبرانی الکبیر (339/17) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1934) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اگر فرض کریں کہ بیوی غصہ کی حالت یا پھر مرض اور پریشانی کی حالت میں لپٹنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اور جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو تو اسے اپنی غلطی کا ادراک ہو جائے اور اسے لپٹنے پر ردگار سے استغفار کرنی اور خاوند سے معذرت کرنی چاہیے

اور اگر خاوند کی سوء معاشرت اور برے سلوک کی بنا پر عورت کو پریشانی اور غم ہو، یا خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور یہ چیز عورت کے خاندان کے معتبر افراد کے ہاں ثابت ہو جائے تو انہیں ان کے مابین صلح کرانے کی کوشش کرنی چاہیے، اور بیوی کو اس پریشانی اور غم سے نکلنے کے لیے انہیں خاوند کے ساتھ مشورہ اور بات چیت کرنی چاہیے

ہم سوال کرنے والی کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی پریشانی کا سبب لپٹنے گھر والوں سے دوری ہے، اسے ہماری نصیحت ہے کہ اس پر صبر کرے اور اس پریشانی کو حل کرنے کی کوشش کرے

اور غالباً فارغ انسان کو بھی پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے، چلنے آپ کو کسی فائدہ مند کام میں مشغول نہیں رکھتا نہ تو آخرت کے کاموں میں اور نہ ہی دینی امور میں

اس لیے آپ کسی مفید کام میں لپٹنے آپ کو مشغول رکھیں مثلاً آپ قرآن مجید حفظ کلاس میں شامل ہو جائیں، اس طرح آپ کو ثقہ اور بااعتماد بہنوں سے بھی تعارف ہو جائیگا جو دین و اخلاق کی مالک ہونگی، اور اس طرح ایک دوسرے کا فائدہ مند کام میں معاونت کریں گی

اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ لپٹنے خاوند سے اس پر متفق ہو جائیں کہ وقتاً فوقتاً آپ لپٹنے گھر والوں کو ملنے جایا کریں گی، اور ہم آپ کے گھر والوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ بھی آپ کو ملنے جایا کریں

اور خاوند کو چاہیے کہ اس کی بیوی کی جانب سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس پر صبر و تحمل کرنا چاہیے، اور بیوی کا اس سلسلہ میں ہاتھ پکڑے تاکہ وہ اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکے

اس لیے خاوند اور بیوی اور بیوی کے گھر والوں کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا ضروری ہے، تاکہ معاملات طبعی حالت میں واپس ہوں جائیں

رہا مسئلہ طلاق کا تو آپ طلاق کے بارہ میں مت سوچیں بلکہ اپنی پریشانی پر قابو پائیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مدد مانگیں، اور کثرت سے دعا کریں

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

118325